© rasailojaraid.com

میں کامران ٹھہرے۔ میاں انعام الرحمٰن مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ان کی یہ کامرانی مجھ سمیت بہت سے والدین کے لیے لمحہ فکریہ اور قابل تقلید ہے۔

''کہانی کی دنیا'' ایک کتاب نہیں بلکہ میرے لیے ایک نئی دنیا کا دروا کرنے کا ذریعہ تھا۔ ہمارے ہاں عمومی خیال یہ ہے کہ سرکاری سکول نالائق بچوں کا مرکز ہیں جہاں تدریس وتعلیم میں تربیت وتخلیق کا فقدان مثال بن چکا ہے، مگر ننھی گڑیا کی اس کتاب نے میرا یہ مفروضہ بھی غلط ثابت کر دیا۔ میاں انعام الرحمٰن سرکاری ملازم ہیں اور اپنے تمام بچوں کو سرکاری سکول میں پڑھا رہے ہیں۔ میں نے جب بھی انہیں بچوں کو ''انگریزی میڈیم'' یا ''برانڈڈ اسکول'' میں داخل کروانے کا مشورہ دیا، وہ ہمیشہ گویا ہوئے کہ اگر میں اور میرے جیسے لوگ اپنے بچوں کو سرکاری اسکولوں میں نہیں بھجوائیں گے تو سرکار اور ریاست پر ہمارا یقین اور کمزور ہوتا رہے گا۔ میاں صاحب کی صاحبزادی فاطمہ انعام گورنمنٹ ایف ڈی اسلامیہ گرلز ہائی اسکول گوجرانوالہ میں کلاس ششم کی طالبہ ہیں۔ سرکاری اسکول ان کی تخلیقیت اور تخلیقی تحریروں کے لیے ذہن تیار کرنے میں رکاوٹ نہیں بنا، بلکہ اس کے تخلیقی حوصلے کو جرات بخشنے کا ذریعہ بنا۔ فاطمہ انعام کی اس کتاب سے سرکاری اسکولوں کے حوالے سے میرے خیالات میں ارتعاش پیدا ہوا ہے۔

کہانی کی دنیا میں کل پینتالیس کہانیاں ہیں۔ فاطمہ انعام نے پہلی کہانی پانچویں جماعت میں لکھی جس پر اس کے علم پرور والد نے اسے ڈائری تحفے میں دی۔ اس سے ننھی کہانی کار کے عزم میں مزید بلندی پیدا ہوئی اور اس نے پانچویں جماعت میں ہی پندرہ کہانیاں لکھ ڈالیں۔ چھٹی جماعت میں اس نے مزید تیس کہانیاں لکھیں اور پھر ڈائری ختم ہو گئی۔ میاں صاحب کے گھر کا ماحول کتنا ادب دوست ہے اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ بڑی بہن کی ڈائری ختم ہونے پر چھوٹی بہن نابغہ رحمٰن جو جماعت دوم کی طالبہ ہے، اس کی تجویز پر کہانیاں کتابی شکل میں چھاپنے کا فیصلہ ہوا۔

پینتالیس مختصر کہانیوں کے موضوعات میں تنوع نمایاں ہے۔ یہ ہماری روایتی نانی اماں کی محیر العقول ماورائی کہانیاں نہیں ہیں بلکہ موضوعات اور اسلوب عیاں کرتا ہے کہ کہانی کار کا شعور سماجی سطح سے جڑا ہوا ہے جو خوش آئند بات ہے۔ فاطمہ انعام کا اسلوب اور زبان بچوں کے روزمرہ سے مزین ہے۔ زبان کا روزمرہ کہانیوں کو دلکش اور دلچسپ بناتا ہے۔ سنڈریلا، مکی ماؤس اور Tweety جیسے کئی کردار مستقل ہیں۔ ایک کردار لے کر مستقل کئی کہانیاں لکھنا، کہانی نویسی کا مغربی اسٹائل ہے۔ یہ انداز تحریر بتاتا ہے کہ ہماری ننھی مصنفہ جدید طرز تحریر سے آشنا ہے۔ یہ اس طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ ہمارے سرکاری سکولوں کے بچے بھی جدید رجحانات سے آگاہ ہیں۔ فاطمہ انعام کی فکر اور تحریر پر ان کے گھر کے علمی ماحول کا اثر بھی صاف دکھائی دیتا ہے۔

ہمارے ہاں کہانی لکھنے کا رجحان کم ہوتا جا رہا ہے۔ پاکستان میں بچوں کے لیے لکھنے والے بڑے تو ہیں، تاہم بچوں کا کہانیاں لکھنے کی روایت بہت کمزور ہے۔ اخبارات میں بچوں کے صفحات پر کئی بچوں کی چند کہانیاں تو چھپتی ہیں، لیکن بچوں کی لکھی کہانیوں کو کتابی شکل میں پیش کرنا عام نہیں ہے۔ فاطمہ انعام کی کہانیوں کی یہ کتاب اس روایت کا اچھا آغاز ہے جس پر وہ مبارکباد اور خراج تحسین کی مستحق ہیں۔ ان کی کہانیاں پڑھنے کے بعد میرے دل سے فوراً نکلا کہ کاش فاطمہ انعام کی ڈائری ابھی ختم نہ ہوتی اور ہمیں مزید کہانیاں پڑھنے کو ملتیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فاطمہ نے اپنے حصے کا کام کیا اور میاں انعام الرحمٰن نے اسے کتابی شکل میں چھپوا کر کارِ خیر انجام دیا ہے۔ کتاب کا انتساب فاطمہ نے اپنی دادو اور حمنہ ماما کے نام کیا ہے۔ کتاب دیکھ کر بیٹی کی تربیت میں دادو اور حمنہ ماما کا کردار بھی ہم سب کے لیے مثالی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ فاطمہ انعام کی تربیت کرنے والے اہل خانہ اور اساتذہ کو اجر عظیم دے اور فاطمہ انعام کے زورِ قلم میں اور اضافہ کرے۔ یہ کتاب تمام اسکولوں کی لائبریری میں ہونی چاہیے۔ کتاب کی قیمت صرف 100 روپے ہے۔ ننھے بچوں کے لیے یہ کتاب اچھا تحفہ اور انعام ہے۔ والدین بھی یہ کتاب اپنے بچوں کو دے کر تخلیق، تحریر، عزم اور حوصلے کی پوری روایت اپنے بچے کے ہاتھ میں تھما سکتے ہیں اور اسے پڑھ کر ان کا بچہ کچھ لکھے تو سمجھ لیجیے کہ ان کا بچہ بھی ڈائری کا تقاضا کر رہا ہے۔

جدیدیت اور اسلامی فکر پر اس کے اثرات کے تنقیدی مطالعات پر مشتمل

علمی وفکری سہ ماہی مجلّہ ''جی''

مدیر: محمد دین جوہر / نائب مدیر: نادر عقیل انصاری

جولائی تا ستمبر ۲۰۱۱ء: ٥ اعجاز القرآن (علامہ خطابی) ٥ قرآن مجید، سنت اور نسخ (امام غزالی) ٥ فتنۂ انکار حدیث (مولانا ایوب دہلوی) ٥ اسباق (احمد جاوید) ٥ ن م راشد: کبیدہ تہذیب کا شاعر (محمد دین جوہر)

اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۱ء: ٥ جدید ریاست (محمد دین جوہر ٥ جدید اصول تفسیر اور دبستان لوتھر (ژاں گروندااں) ٥ حسن وقبح (مولانا ایوب دہلوی) ٥ فتنۂ انکار حدیث (نادر عقیل انصاری)

(قیمت فی شمارہ: ۱۲۰ روپے)

رابطہ: حسن منزل، اردو بازار، لاہور۔ shahidmahmood@baatdiscourse.com

مکتبہ امام اہل سنت پر دستیاب ہے

کہانی کی دنیا

از: فاطمہ انعام

(قیمت: ۱۰۰ روپے)

مکتبہ امام اہل سنت پر دستیاب ہے

© rasailojaraid.com